پاکستان میں منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس میں بچوں کی ابتدائی نشوونما کی منصوبہ بندی کے حوالے سے وسیع تر اور جامع تر طریقہ کار اختیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا

- حکومت پاکستان پر بچوں کی فلاح اور صحت کے حوالے سے وزارت قائم کرنے کے لیے زور دیا گیا

بچوں کی ابتدائی نشوونما (ای سی ڈی) کے پالیسی سازوں اور ماہرین تعلیم نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس مخصوص شعبے کے لیے جامع تر طریقہ کار اختیار کرے تاکہ انسانی اور سماجی ترقی پر اس کے دوررس مثبت نتائج میں اضافہ کیا جا سکے۔

آغا خان یونیورسٹی کے تحت منعقدہ کانفرنس 'غذائیت اور ابتدائی انسانی نشوونما' (نیوٹریشن اینڈ ارلی ہیومن ڈیولپمنٹ) میں ماہرین نے کہا کہ ای سی ڈی میں اس بات کا احاطہ کیا جاتا ہے کہ کسی بچے کے نشوونما کے ابتدائی سال کس طرح اس کی مکمل جسمانی، نفسیاتی اور ادراکی صلاحیتوں کے حصول کے لیے بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

دی لینسٹ کے مطابق ترقی پذیر ممالک میں موجود پانچ سال سے کم عمر 249 ملین بچے اپنی مکمل صلاحیتیں حاصل نہیں کر پاتے۔ تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ ای سی ڈی کے شعبے میں کی جانے والی 1 امریکی ڈالر کی سرمایہ کاری معاشرے کے لیے 17 امریکی ڈالر کے متعدد فوائد کی صورت میں سامنے آتی ہے۔ تاہم کانفرنس میں موجود ماہرین نے بتایا کہ بیشتر حکومتیں ان فوائد کے حصول میں ناکام رہتی ہیں کیونکہ ای سی ڈی پالیسیز کو محض صحت عامہ یا تعلیم کے محدود پس منظر میں دیکھا جاتا ہے۔

پاکستان میں اے کے یو کے ہیومن ڈیولپمنٹ پروگرام (ایچ ڈی پی) کی ڈائریکٹر اور کانفرنس کی معاون صدر ڈاکٹر غزالہ رفیق نے اس حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا، "ایک بڑھتے ہوئے بچے کی ضروریات محض تعلیم اور صحت نہیں؛ اس میں بہت سی دیگر چیزوں تک رسائی شامل ہے۔"

مکمل غذائیت، مختلف مواقع تک مساوی رسائی اور ایک محفوظ و متحرک گھریلو ماحول ان میں سے چند دیگر عوامل ہیں جو بچے کی فلاح کا تعین کرتے ہیں۔ یہ ایسے عوامل ہیں جو کسی وزارت کے زیرنگرانی نہیں ہیں۔ ڈاکٹر غزالہ نے مزید کہا، "ان میں سے کسی بھی میدان میں خراب پالیسی سازی اور ناقص حکمت عملی کے تباہ کن نتائج پاکستان کے دیگر سماجی اعشاریوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ لہذا اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ بچوں کی ابتدائی نشوونما اور ترقی کے حوالے سے جامع اور ٹھوس منصوبہ بندی کی جائے۔"

کانفرنس میں موجود مقررین نے بتایا کہ پاکستان میں صحت اور تعلیم کے نظام علیحدہ علیحدہ خطوط پر کام کرتے ہیں جس کے نتیجے میں بہت سے اہم مواقع حاصل نہیں ہوتے۔ علیحدہ علیحدہ کام کرنے والے ادارے یا شعبے بچوں کی اموات میں کمی کے حوالے سے اہداف حاصل کرنے پر توجہ مرکوز کرتے ہیں یا اسکولوں میں طلبا کی تعداد میں اضافہ ان کا ہدف ہوتا ہے۔ وہ ایک ایسا نظام تشکیل دینے پر غور نہیں کرتے جس میں عدم مساوات، غربت، اور صنفی عدم مساوات کے خاتمے پر توجہ مرکوز کی جائے۔ یہی مسائل ترقیاتی چیلنجز کی جڑ ہیں۔

انہوں نے پاکستان میں بچوں کی صحت اور فلاح کے لیے وزارت کی تخلیق کا مطالبہ کیا جو ملک کو درپیش دیرینہ اور مربوط ترقیاتی مسائل کے لیے ایک طویل المدت طریقہ کار تشکیل دے۔

اس انداز کے مختلف پروگرامز کے متعلق بات کرتے ہوئے ڈاکٹر غزالہ نے کہا کہ وہ مائیں جو اپنے بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگوانے کے لیے بنیادی صحت کے کسی مرکز لاتی ہیں، انہیں گھروں میں متحرک تعلیمی ماحول تخلیق کرنے کے لیے بآسانی معلومات فراہم کیا جا سکتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسی طرح اسکول بھی غذائیت کے متعلق تعلیم اور پیغامات کو نصاب کا حصہ بنا کر بہتر صحت اور غذائیت کے لیے اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

اے کے یو کے انسٹیٹیوٹ فار ہیومن ڈیولپمنٹ (آئی ایچ ڈی) کے ڈائریکٹر پروفیسر کوفی مارفونے اس موقع پر بات کرتے ہوئے کہا کہ مجموعی منصوبہ بندی کے حامل مربوط اداروں کی تخلیق ایک اہم امر ہے تاہم ان کے دوررس اور نتیجہ خیز اثرات کے لیے ایک سیاسی قوت آزادی کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہوں نے کولمبیا کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ صدارتی معاملات کا ایک جزو ایک ایسی ٹاسک فورس بھی ہے جس کا مقصد مربوط پالیسیز کا اطلاق ہے۔

ماہرین نے اس بات پر اتفاق کا اظہار کیا کہ پاکستان کو پارلیمانی بنیادوں پر ایک ایسے نظام کی تشکیل کی ضرورت ہے جہاں بچوں کی فلاح اور ای سی ڈی کی قدر قانون سازی کے ایجنڈا کا حصہ بنے اور اس پر موجود رہے۔

دیگر مقررین نے نشاندہی کی کہ کس طرح تعلیم خصوصاً ای سی ڈی کی اہمیت کے حوالے سے کوتاہ نظری اس شعبے میں خاطر خواہ ترقی میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ پروفیسر مارفونے نے کہا کہ متعدد ممالک ابتدائی سالوں کی تعلیم کو درست درجہ نہیں دے پاتے حالانکہ جب کوئی بچہ اسکول جانا شروع کرتا ہے تو انہی ابتدائی

سالوں میں وقت ذہن کی نشوونما اور سیکھنے کا عمل اپنی بہترین ترقیاتی حالت میں ہوتا ہے۔ اس سے یہ علم ہوتا ہے کہ وزارت تعلیم کو اپنی توجہ کو اسکولز سے آگے بڑھ کر وسیع کرنے کی ضرورت ہے اور یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ گھر پر تعلیمی ماحول تخلیق کرنے کے لیے والدین کو کس طرح ترغیب دی جا سکتی ہے۔

ماہرین نے کہا کہ ای سی ڈی کے لیے ایک جامع اور مربوط حکمت عملی ترتیب دینے اور اس پر عمل درآمد سے کئی گنا بہترین نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں اور انہی کی مدد سے 7 سسٹین ایبل ڈیولپمنٹ گولز کا حصول بھی ممکن ہے جن میں غربت کا خاتمہ، بھوک کا خاتمہ، اچھی صحت اور فلاح، معیاری تعلیم، صنفی مساوات، پینے کا صاف پانی اور نکاسی آب کا نظام اور عدم مساوات میں کمی شامل ہیں۔

کراچی میں منعقدہ اس سہ روزہ کانفرنس میں 26 سے زائد ممالک سے تعلق رکھنے والے 200 سے زائد تعلیمی ماہرین، پالیسی سازوں، ماہرین اور ای سی ڈی ماہرین نے شرکت کی۔